ریویو آف ریلیجنز جلسہ ۱۹۱۷ء

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اس سب سے اندھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی خدا دی

جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان

ایڈیٹر و پروپرائیٹر
قاسم علی خاکسار

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۱

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے فالحمد للہ

۲۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء انٹرنس کا نتیجہ نکل آیا۔ ۳۱ میں سے ۲۵ پاس ہوئے۔

۳۔ مکرم میر قاسم علی صاحب گوجرانوالہ لیکچر دیکر واپس آئے

۴۔ کاہلہ گڈہ کا مباحثہ جو آریوں کے ساتھ تھا بہت کامیابی سے ختم ہوا۔ آریوں کی طرف سے مہاشہ دیگیان بھکشو اور مہاشہ دھرم بیر تھے۔ منشی غلام محمد صاحب گرداور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خداوند کریم نے فتح کا سہرا دیا۔ پہلے روز مباحثہ کو درمیان میں روک دیا گیا۔ دوسرے روز آریہ صاحبان تناسخ کے متعلق کچھ نہ بول سکے ہر طرف سے میر قاسم علی صاحب کی تقریر کی تعریف ہوئی اس کے بعد تیسرے روز قرآن مجید کے مضمون پر نہایت کامیابی سے حافظ روشن علی صاحب کی تقریر ہوئی۔ آریہ صاحبان نے بہت سے اعتراضات قرآن مجید پر کئے جن کا جواب حافظ صاحب نے بہت عمدگی سے دیا جس کے ثناخوان ہر ایک قسم کے لوگ تھے۔ تین چار ہزار کے درمیان حاضری تھی نہایت پُرامن اور نہایت کامیاب جلسہ ہوا۔

تبلیغ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی لکھتے ہیں حضور کے حکم سے خاکسار ۲۔ مئی سنہ ۱۷ء کو جلسہ کی تقریب پر قصبہ شادیوال میں بخیریت پہنچا۔ استادی حضرت مولوی محمد امام الدین صاحب اور مولوی غلام علی صاحب گولیکی اور سعد اللہ سے تشریف لائے خاکسار نے مولوی محمد عالم ساکن قلعدار کے نام خط لکھا کہ آپ احمدیوں کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ جوش و خروش اور لاف و گزاف کا اظہار کرتے رہتے ہیں اب عمدہ موقعہ ہے کہ آپ میدان مقابلہ میں نکلیں خواہ آپ مجھے بلالیں خواہ آپ آجائیں خواہ مجلس میں خواہ خلوت میں جس طرح آپ چاہیں ہم حاضر ہیں چنانچہ ایک رقعہ بریں مضمون ارسال کیا گیا جسکو دیکھکر حواس باختہ ہوگیا اور مقابلہ سے انکار کرتے ہوئے گریزاں ہوا۔ راقم احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ایک تقریر کی پھر کل جمعہ پڑھایا اور آج راقم کو پھر تبلیغ کی گئی بہت سے غیر احمدی موجود تھے خدا کے فضل سے نہایت ہی عمدہ اثر ہوا۔ اور آج ۵۔ مئی کی صبح کو چوہدری غلام محمد صاحب قوم وڑائچ ساکن شادیوال حضرت مسیح موعود

لنڈن کا خط

ایک تھیوسوفیکل سوسائٹی میں لیکچر

قاضی عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ پرسوں کا لیکچر ۱۳ ربیع کامیابی سے ختم ہوا۔ اس سے تکلیف بہت ہوئی وقت طیاری کے لئے کافی تھا مگر ۱۳ ربیع کی دوپہر کو مشکل سے مضمون ختم کیا۔ مضمون سوسائٹی کی طرف سے محمڈن ازم اور تھیوسوفی تھا۔ تھیوسوفی کے ساتھ ساتھ سارے مذاہب کے بارے میں لیکچروں کا سلسلہ تھا اسلام سے لوگ بہت کم آگاہ ہیں عام لفظ محمڈن بولا جاتا ہے جس کا نمونہ موجودہ مسلمانوں کو مانا جاتا ہے۔ مضمون کی غرض یہ تھی کہ تھیوسوفی کے اصولوں کے ساتھ ان کی تردید یا تائید میں اسلامی اصولوں کو پیش کیا جائے چنانچہ میں نے تھیوسوفی کی صلح کل پولیسی جس کا ماحصل یہ ہے کہ سب مذاہب سچے ہیں۔ اگرچہ بالکل سچا کوئی مذہب نہیں اور تھیوسوفی سب مذاہب کل صداقتوں کو

(مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب طبع ہوا ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمع کر کے پیش کرتی ہے اسکو واضح کیا اور اسلام کی صلح کل پولیسی سب انبیاء علیہ السلام کو ماننا پیش کر کے

اسلام کی

فضیلت بتائی پھر اسلام کے کامل ہونے کا دعوی۔ حفاظت ضرورت وغیرہ کو ثابت کیا۔

اسلامی نکتہ خیال سے مذہب کی ضرورت۔ خدا تعالیٰ کے صفات۔ دعا۔ حقیقی نجات۔ ذرائع نجات۔ زندگی بعد الموت۔ روح کا پیدا ہونا۔ تناسخ۔ کرما۔ سزا بسرٹیشن۔

ان امور پر مختصر طور پر ایک گھنٹہ تک مضمون پڑھا بعد میں سوالات بھی ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کھول کر بتایا کہ فطرت حقہ کے جگانے کا سامان اس ہادی زمانہ میں ہو چکا ہے موعود پیشگوئیوں کے مطابق آچکا میں اس مسیح موعود کا خادم ہوں۔ لیکچر کے خاتمہ پر پریذیڈنٹ نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ لیکچر سبق آموز تھا۔

ایک دہریہ سے گفتگو

پیر کے روز ایک جرنلسٹ (جو دہریہ ہے لاگناسٹک) ہے مکان پر ملنے کے لئے آیا۔ اس کو کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کے لئے دی ہوئی تھی کہنے لگا کہ یہ کتاب بہت اعلیٰ ہے خاصکر اخلاقی تعلیم کا حصہ یونیورس میں ایک پاور کو مانتا ہے الہام کو بالکل نہیں سمجھ سکتا۔ پیشگوئی کہتا ہے کہ سائنس بھی کر سکتی ہے کہ ایسا زمانہ آئیگا یوں یوں ہوگا۔ عیسائیت کے نسبت اسلامی اصول کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے حضرت نبی کریم صلعم کا نام لیکر کہا واقعی بڑا شخص گذرا ہے۔ مسلمانوں سے عناد نہیں ہے۔

مینے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ خدا کی ہستی کا ثبوت کس طرح کا ہو جو تسلی دے سکتا ہے وہ اسی پر زور دیوے کہ ثبوت بھی ہو کہ میں اسکو ریکگنائز کر لوں۔ مینے حضرت اقدس کے دعاوی اور پیشگوئیوں کے بارہ میں بہت کچھ سنایا

ایک عیسائی ہمدرد

ایک صاحب جو گذشتہ سال لیکسٹر سے میرے پاس ملاقات کے لئے آئے تھے ریویو باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں وہ سیلون کے احمدی احباب سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ غیر احمدی مسلمان کیوں حضرت احمد کی نبوت کو تسلیم کر کے قادیانی اسلام کا ساتھ نہیں دیتے اور سیلون کے غیر احمدیوں کی حالت پر اظہار تعجب کرتے ہیں۔

سلمہ و حمیدہ

سلمہ و حمیدہ دونوں خواتین دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اول الذکر لکھتی ہیں خدا کرے میں مرنے سے پہلے قادیان پہنچوں موخر الذکر درخواست کرتی ہیں میرے لئے ترقی ایمان دنیائے دوں سے کم الفت اور بے توجہگی ہونے کی دعا فرمادیں۔

خواجہ پانی پانی ہوگیا

معلوم ہوا ہے کہ نومسلم خاتون نے خواجہ سے سوال کیا کہ کیا تم احمد قادیانی کو جنہوں نے رسول ہونے کا دعوی کیا ہے مانتے ہو خواجہ نے جواب دیا ہاں؟ کیا صدرالدین۔ نور احمد اور قاضی عبداللہ بھی مانتے ہیں ہاں یہ جواب تو خواجہ صاحب نے دیدیا مگر گھر پر آکر فرمایا میں تو آج ایک خاتون کے سوال پر پانی پانی ہوگیا۔

لیکچر مہوتسو فرانسیسی میں

حضرت مسیح موعود کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے اب اسے شائع کرنے کی تجویز کر رہا ہوں۔ الحمد للہ

طریق استخارہ

(دربارہ دعوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اگر اس عاجز پر شک ہے۔ اور وہ دعوی جو اس عاجز نے کیا ہے اسکی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جسکی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھکر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوی کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود ہے اپنے فضل سے یہ حال ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اسکے انکار اور اسکی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جسکو وہ بہت ہی برا جانتا ہے تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اسکے دل میں ہے اور یہ ظلمت خیالات اپنی طرف سے اسکے دل میں ڈالدیتا ہے۔ پس اسکا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو اور دیکھو کہ اب مینے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے آئندہ تمہیں اختیار ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ المبلغ غلام احمد۔ عفی عنہ

(ماخوذ از نشان آسمانی صفحہ ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ مئی سنہ ۱۹۱۷ء

نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
(نمبر ۲)

سائل نبی وہ ہوتا ہے جو نبوت وہبی طور پر حاصل کرے جیسا کہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (سورہ انعام) سے ظاہر ہے اور حضرت مسیح موعود کی نبوت کسبی ہے اسلئے آپ نبی نہیں۔

مجیب ایک "مقام نبوت" ہے جس کو منصب نبوت اور درجۂ نبوت بھی کہتے ہیں۔ اور دوسرا "کمالات نبوت" ہیں جسکو انوار نبوت اور برکات نبوت یا انعامات نبوت سے موسوم کیا جاتا ہے۔

انبیاء کو مقام نبوت حاصل ہوتا ہے اور اولیاء کو "کمالات نبوت" حاصل ہوتے ہیں۔ مقام نبوت پر مقرر ہونا کھڑا کیا جانا مبعوث ہونا "وہبی" ہے اور "کمالات نبوت" حاصل کرنا مجاہدات اور کسب چاہتا ہے۔ اس لئے "کسبی" ہیں۔

پہلا مقام صرف انبیاء کے لئے مخصوص ہے اولیاء کو اس میں ہرگز دخل نہیں۔ اور دوسرا اولیاء سے مخصوص نہیں انبیاء بھی اسمیں شریک ہیں۔

پہلے مقام میں تینوں قسم کے نبی داخل ہیں۔ خواہ صاحب شریعت نبی ہوں۔ جن کو حقیقی کہتے ہیں۔ یا غیر شارع مستقل نبی ہوں۔ یہ وہ دونوں قسم براہ راست بلا اتباع سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نبی اور رسول ہوتے ہیں اور تیسری قسم کا جو نبی ہے وہ امتی نبی ہے یہ سب مقام نبوت اور منصب نبوت میں یکساں ہیں۔ ہاں درجات اور فضیلت ذاتی میں فرق ہے اور بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے۔

دوسرے میں صلحائے امت اولیاء ابدال اقطاب مجددین۔ محدثین داخل ہیں یہ گروہ اگرچہ اپنی فطری استعداد کے مطابق ایک حد تک انوار نبوت یا انعامات نبوت اور برکات نبوت سے حصہ رکھتے ہیں مگر یہ لوگ منصب نبوت پر مقرر نہیں ہوتے اور نہ مقام نبوت پر کھڑے کئے جاتے ہیں اور نہ درجہ نبوت ان کو عطا ہوتا ہے کسی میں کمالات اور انعامات نبوت یا انوار نبوت کا پایا جانا اور شے ہے۔ اور ان کو منصب نبوت یا مقام نبوت پر قائم کیا جانا اور امر ہے۔ منصب یا مقام نبوت ایک معین وقت پر ضرورت حقہ کے ماتحت ملا کرتا ہے اور ہمیشہ نہیں ہوا کرتا۔ اور انعامات یا برکات یا انوار نبوت ہمیشہ صلحائے امت میں پائے جاسکتے ہیں اسکے لئے تعین وقت کی شرط نہیں۔

منصب نبوت یا مقام نبوت یا درجۂ نبوت پر جو شخص ممتاز اور مقرر کیا جاتا ہے۔ اسمیں موٹے طور پر امور ذیل کا پایا جانا ضروری ہے۔ اول خود خدا تعالےٰ خاص وحی سے اسکو نبی اور رسول کے نام سے موسوم کرے دوم خود اللہ تعالےٰ ہی اسکو منصب نبوت اور مقام نبوت پر کھڑا کرے۔ سوم۔ خود مدعی دعوےٰ کرے کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ چنانچہ جس قدر انبیاء اور رسول ہوئے ہیں۔ ان سب کو خدا تعالےٰ نے اپنی خاص وحی سے نبی اور رسول کے نام سے موسوم کیا ہے اور خود اسی ذات پاک نے ان کو مقام نبوت یا منصب نبوت پر مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ خود بھی علی الاعلان مدعی رہے کہ ہم نبی یا رسول ہیں حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلعم تک تو مسلمہ بین الفریقین امر ہے کہ یہ اصول سب پر حاوی اور صادق ہے۔ ہاں اگر اختلاف ہے۔ تو اب یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود سیدنا احمد علیہ السلام پر بھی یہ اصل ثابت اور صادق ہے یا نہ۔ تو آپکا فریق کہتا ہے کہ جیسے حضرت غلام احمد نبی ہیں ایسے نبی دوسرے مجددین اور محدثین بھی تھے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ یہ امر درست نہیں اور ہمارے پاس اس امر کی زبردست دلیل یہ ہے کہ جو اصول ہم اوپر سب رسولوں اور نبیوں کے حق میں بیان کر آئے ہیں۔ اسکے ماتحت ہم حضرت مسیح موعود کو بھی نبوت و رسالت پاتے ہیں اسلئے آپ کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ مگر آپ کے پاس اس امر کا کوئی ثبوت ہرگز نہیں کہ باقی مجددین اور محدثین بھی نبی اور رسول تھے۔ مثلاً آپ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت غلام احمد علیہ السلام کے درمیان جس قدر زمانہ ہے اسمیں کوئی ایسا شخص پیش نہیں کر سکتے کہ جس کو آپ لوگ مجدد اور محدث مانتے ہوں اور صادق اور راستباز کہتے ہوں۔ اور اسکو خدا تعالےٰ نے اپنے خاص وحی سے نبی اور رسول کا نام دیا ہو۔ (۲) اسکو منصب نبوت اور مقام نبوت پر کھڑا کیا ہو۔ اور (۳) اسی کے مطابق وہ خود بھی مدعی نبوت و رسالت ہو۔ اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو آپ دوسرے مجددوں اور محدثوں کو انہی شرائط سے حضرت صاحب کی طرح مدعی نبوت ثابت کریں۔ ورنہ آپ کا قول لایعنی اور لغو ہے۔ ہاں رہا حضرت صاحب کے حق میں ثبوت کہ آیا آپ بھی اسی معیار کے مطابق مدعی ہیں یا نہ؟ تو اسکا ثبوت درج ذیل ہے۔

امر اول یہ ہے کہ خدا تعالےٰ خود مدعی کو اپنی خاص وحی سے نبی اور رسول کے نام سے پکارے۔ سو حضرت غلام احمد علیہ السلام کو اپنی خاص وحی میں خدا تعالےٰ نے نبی اور رسول کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ آپکے ان الہامات میں ہے (۱) دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا پر خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کریگا۔ (۲) یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر (۳) قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (۴) انا ارسلنا احمد الی قومہ فاضوا عنہ وقالوا کذاب اشر

امر دوم یہ ہے کہ خدا تعالےٰ خود مدعی کو مقام نبوت یا منصب نبوت پر ممتاز کرے۔ سو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

(۱) "خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے ... ... مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) یلقی الروح علی من یشاء من عبادہ کل بحسبہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ (ترجمہ) جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنے "منصب نبوت" انکو بخشتا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ و ۹۶

اس وحی میں اپنے آپ کو وہ شخص پیش کیا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے "منصب نبوت" بخشا ہو۔

(۳) ما نعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولی بل ان درجۃ لا تنقطع الا من اتباع نبینا خیر الوری۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۔ یعنی جس نبوت کا مدعی میں ہوں۔ اس سے میری مراد ہرگز وہ نبوت نہیں۔ جو مراد اس سے صحف اولی میں لیا جاتا ہے بلکہ یہ نبوت کا درجہ ایسا ہے جو ہرگز کسی کو نہیں مل سکتا۔ جبتک وہ سیدنا حضرت خیر الوری کا متبع نہ ہو۔

پس یہاں دو امور کا ذکر کیا ایک امر یہ ہے کہ صحف اولی میں جس نبوت کا ذکر ہے وہ دو قسم ہے ایک تو حقیقی نبوت یعنے شریعت اور کتاب والی نبوت۔ اور دوسری جو نبوت مستقلہ ہے۔ جو بلا اتباع سیدنا محمد رسول اللہ ملا کرتی تھی۔ میری نبوت سے ہرگز وہ نبوت مراد نہیں اور دوسرا امر یہ ہے کہ جس نبوت کا مدعی میں ہوں۔ وہ وہ درجہ نبوت ہے۔ جس کے پانے کے واسطے اتباع سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ضروری شرط ہے۔ یہاں درجہ نبوت پانے کا دعوی ہے

امر سوم یہ ہے کہ مدعی خود دعوی کرے کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ سو حضرت صاحب فرماتے ہیں (۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ (۲) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۰

(۳) میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ) (۴) میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں (آخری خط مطبوعہ اخبار عام مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء)

ہاں اس سوال کا جواب ابھی باقی ہے کہ آیا حضرت صاحب کو یہ منصب نبوت یا مقام نبوت یا درجہ نبوت "ذاتی طور" پر عطا ہوا۔ یا کسبی طور پر

پس اسکا جواب عرض ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مقام نبوت اور منصب نبوت حضرت صاحب کو محض وھبی طور پر ملا۔ اور اس درجہ پر تقرر کسبی طور سے نہیں ہوا چنانچہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ

انہ جمع فی نفسی کل شان النبیین علی سبیل الوھبیۃ والعطاء (خطبہ الہامیہ) یعنے خدا تعالیٰ نے میری ذات میں سب نبیوں کے کل کمالات موہبت اور عطا کے ذریعہ سے جمع کر دئے ہیں۔

اور پھر فرماتے ہیں یعنے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدہ کو دی گئی تھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۰) پس آپ نے فرمادیا کہ یہ مقام نبوت موہبت سے حاصل ہوا ہے فضل سے ملا ہے کسی کسب یا ہنر کا نتیجہ نہیں ہے

سائل اگر حضرت مسیح موعود نے بھی منصب نبوت وھبی طور پر سے پایا اور انبیاء سابقہ نے بھی وھبی طور سے پایا تو دونوں میں فرق کیا ہے؟

مجیب حضرت مسیح موعود نے خود یہ فرق بتایا ہے کہ وہ نبوتیں "براہ راست خدا کی موہبت تھیں" حضرت موسیٰ کی پیروی کا اسمیں ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ) اور اپنی نبوت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروزاور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ حاشیہ)

الغرض پہلی نبوت کے منصب پر جو شخص مقرر ہوتا تھا۔ وہ براہ راست ہوتا تھا۔ مگر اس زمانہ میں روئے زمین کے کسی دوسرے ملک میں یا اسی زمین پر ایک نبی موجود ہوتا تھا تو ضروری نہ تھا۔ کہ یہ دوسرا نبی اسکا امتی اور متبع ہوتا۔ ورنہ منصب نبوت پر مقرر نہ ہو سکتا۔ مگر جب سے دنیا میں سیدنا محمد رسول اللہ ظہور پذیر ہوئے اور اسلام کا مذہب قائم ہو گیا تو اعلان کر دیا گیا۔ اب اس کے بعد تاقیامت کوئی اسلام سے باہر رہکر مقبول خدا و برگزیدہ رب العلمین نہیں ہو سکتا وہ دائرہ موہبت الٰہی جو پہلے عام تھا۔ کسی نبی کے اتباع سے مخصوص اور محدود نہ تھا۔ وہ دائرہ سیدنا محمد رسول اللہ اور اسلام کے دین کے قیام کے بعد تاقیامت مخصوص اور محدود کر دیا گیا۔ پس اس کے سوا کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کا ہیرو باستثناء دین اسلام مقبول و منظور درگاہ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آیت ان الدین عند اللہ الاسلام و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخاسرین بتا رہی ہے یعنے کمالات نبوت انوار نبوت اور انعامات نبوت یہانتک کہ منصب نبوت و مقام نبوت تک پہنچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہاں اب صرف دین اسلام ہی ایک ذریعہ ہے ورنہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کا پیرو ہے وہ ہرگز مقبول و منظور خدا نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے عمل اور کسب اسکو برگزیدہ درگاہ الٰہی بنا سکتے ہیں اور نہ منصب نبوت پر ممتاز ہو سکتا ہے اگر کسی کو اعتبار نہیں تو تجربہ کر لے اور ہم پہلے سے بتا دیتے ہیں کہ اسکا انجام خسران ہے ناکامیابی ہے۔

پس اس انعامات اور کمالات اور انوار نبوت کے حصول کے لئے اول دین اسلام میں داخل ہونا۔ اور پھر سیدنا محمد رسول اللہ کا متبع اور مطیع ہونا لازمی شرائط ہیں۔ اب یہ دائرہ عام نہیں۔ ان دو باتوں میں محدود ہے جیسا کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ سے ظاہر ہے یعنے اگر تم میں سے کسی کو یہ تڑپ ہے کہ وہ محبوب خدا ہو جاوے اور خدا اس سے پیار کرنے لگے اور انعامات اور برکات اور انوار نبوت سے سرفراز فرماوے اور منصب نبوت پر قائم کرے کیونکہ نبی سے بڑھکر محبوب خدا تو دوسرا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آؤ میری اتباع اور اطاعت میں فنا ہو جاؤ اور فنافی الرسول کے مقام میں داخل ہو جاؤ۔ پس تم دیکھ لو گے اور تمکو ذاتی تجربہ بتا دیگا کہ تم محبوب خدا ہو سکتے ہو یا نہیں۔

اب جیسا کہ میں واضح کر آیا ہوں دو الگ الگ باتیں ہیں ایک کسی شخص کا کسبی طور سے انعامات اور انوار اور برکات نبوت کو حاصل کرنا۔ اگرچہ اس میں بھی ایک حد تک موہبت کو دخل ہے اور رحیمیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ماتحت ہے مگر رحمانیت اس سے خارج نہیں اسکی حد صرف مقام صدیقیت تک ہے اور اس مقام پر کسب اور عمل کی انتہا ہو جاتی ہے اور بس دوسرا کسی شخص کا منصب نبوت اور مقام نبوت پر ممتاز ہونا ہی وہ صرف موہبت ہے اور وہبی طور سے ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ یہ کہہ سکے کہ چونکہ میں مقام صدیقیت طے کر چکا ہوں۔ اب ضرور مجھے مقام نبوت اور منصب نبوت پر پہنچا دیا جاوے۔ وہ خدا تعالےٰ کا خاص فضل اور فعل ہے کہ اگر مزورت خیال کرے تو انہی قسم کے لوگوں میں سے کسی کو اس مقام پر ممتاز کر دے تو یہ ممتاز کرنا موہبت اور فضل ہے اور وہبی طور سے حاصل ہوتا ہے اس ممتاز کرنے میں کسی کے کسب اور عمل کو دخل نہیں کیونکہ کسب "مقام صدیقیت" پر ختم ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود اور دوسرے صلحاء امت مقام صدیقیت تک ضرور کسب سے پہنچے دین اسلام اور اتباع سید نا محمد نے یہاں تک پہنچا دیا مگر اس سے آگے گذر کر (۱) مقام نبوت تک پہنچانا اور منصب نبوت بخشنا (۲) نبی اللہ کے نام سے موسوم کرنا (۳) اور مسیح موعود مقرر فرمانا سب موہبت ہے اور اس مقام میں حضرت مسیح موعود دوسرے صلحاء سے آگے نکل گئے اور دوسرے تمام صلحاء پیچھے رہ گئے اسلئے حضرت مسیح موعود افراد امت کے صلحاء میں سے ایک ممتاز فرد ہو گئے اور گروہ انبیاء میں شمار ہوئے۔ مگر یہ سب موہبت بروزی اور ظلی وجود ہونے کے باعث سے ہوئے اور کسب کو یہاں دخل نہیں۔ صدیقیت کے مقام تک آپ امتی ہیں۔ اور منصب نبوت اور مقام نبوت پر ممتاز ہونے میں نبی ہیں اسلئے پہلے پہلو سے امتی ہیں اور دوسرے پہلو سے نبی ہیں۔ مگر حضرت عیسےٰ میں صرف ایک پہلو ہے نبی ہونے کا اور دوسرا پہلو امتی ہونے کا نہیں لہٰذا وہ امت محمدیہ میں نہیں آسکتے اور اسکا آنا غیرت میں داخل ہے اور یہاں اسلام میں صرف وہی شخص مسیح موعود ہو سکتا تھا جو دونوں پہلو رکھتا ہو۔

الغرض امتی ہونا کسب چاہتا ہے اور نبی ہونا وہب چاہتا ہے اور حضرت صاحب میں کسب اور وہب دونوں جمع ہیں۔ وہب رحمانیت کے ماتحت ہے اور کسب رحیمیت کے ماتحت ہے لہٰذا آپ مظہر رحمانیت و رحیمیت ہوئے باقی انبیاء مقام نبوت پر محض رحمانیت سے ممتاز ہوئے اور حضرت صاحب رحمانیت اور رحیمیت دونوں کے باعث سے ممتاز ہوئے رحیمیت نے مقام صدیقیت طے کرایا اور رحمانیت نے مقام نبوت پر ممتاز کیا۔ پس

آپکا وجود جامع رحیمیت و رحمانیت ہے یا جامع کسب اور وہب ہے یا جامع امتیت و نبوت ہے

سائل میں چاہتا ہوں آپ کسب اور وہب پر کچھ الگ اور مزید تشریح کر دیں جس سے اصل بات زیادہ واضح ہو جاوے

مجیب پس آپ غور سے سنیں ہم مزید توضیح کر دیتے ہیں یعنے ابھی بیان کیا کہ کسب رحیمیت کے ماتحت ہے اور وہب رحمانیت کے ماتحت ہے پس اول رحمان اور رحیم کی تشریح سنیں۔ اور پھر اسکے ماتحت وہب جس سے موہبت اور کسب جس سے اکتساب مشتق ہے واضح کر دوں گا۔ (باقی دارد)

امرتسری مقدمہ فسخ نکاح

احباب کو اطلاع دیجاچکی ہے کہ ایک غیر احمدی سعید الفطرت احمدی ہو گیا۔ اسکی لڑکی والوں نے دعوی فسخ نکاح کر دیا کہ جب خاوند مرتد ہو گیا ہے تو نکاح فسخ ہو جانا چاہیئے۔ اس مقدمہ کی نسبت اگر اہلحدیث نے کچھ لکھا یا کوئی اور غیر احمدی لکھتا تو ایسے شکوہ کی بات نہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ پیغام (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ قومی مفاد ہمارے ایک ہی ہیں) میں نہایت بے غیرتی کے ساتھ ہمارے خلاف لکھا جاتا رہا۔ چنانچہ قبل از فیصلہ مقدمہ ۲۵ اپریل کے پیغام میں ایڈیٹر صاحب نے اپنی جناب سے فیصلہ بھی صادر کر دیا۔ ارشاد ہے۔

"پھر یہ مقدمہ کس بنا پر کھڑا کر رکھا ہے"

مدعیہ کا دعوے صحیح ہے نکاح فسخ ہونے میں کیا عذر ہو سکتا ہے ایک کافرہ عورت کا نکاح کسی مومن کے ساتھ کہاں جائز ہے" (پیغام ۲۵ اپریل ۱۹۱۷ء)

۲۷ اپریل کو صاحب مجسٹریٹ نے جو فیصلہ دیا (کہ مدعا علیہ سراج دین مسلمان ہے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا) اس سے ایڈیٹر پیغام کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم نے مقدمہ کس بنا پر کھڑا کر رکھا تھا۔

باقی رہا تمہارا یہ فقرہ ایک کافرہ کا نکاح مومن کیساتھ کہاں تک جائز ہے اسکے لئے شرم کرنی چاہیئے۔ قرآن شریف سے تو یہ بدبخت قوم ناآشنا ہو چکی ہے جسمیں اہل کتاب لڑکی سے نکاح مومن کا جائز اور حلال لکھا ہے تعجب ہے کہ اپنے معبود برحق محمد علی کا مضمون جو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ پیغام میں نقل کیا تھا اسے بھی بھلا دیا کیا اب بھی کچھ شک باقی ہے کہ ان لوگوں کے دماغ ہماری کامیابیوں کو دیکھ دیکھ کر ایسے ازکار رفتہ ہو چکے ہیں کہ معمولی بات بھی نہیں یاد رکھ سکتے۔

ہماری راست گفتاری

عدالت میں چونکہ ہمارے مولویوں نے اپنا عقیدہ راست راست بیان کر دیا۔ اور حق کہنے سے ذرا بھی نہ جھجکے اس پر ایڈیٹر پیغام (جس کی نظر سطحی خیالات پر پڑتی ہے اور اس بات سے ناواقف ہے یا کم از کم اسے اپنے ایمان کے خلاف سمجھتا ہے کہ حق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے اور حقیقی نفع رساں صدق ہی ہے) بے ساختہ بول اٹھا

"اتنا نہیں سوچتے کہ منہ سے کیا کہہ رہے ہیں اور اسکے عواقب اور نتائج کیا ہوں گے"

دنیا کے کیڑوں کو کیا خبر کہ صادقوں کے ساتھ ان کا مولا ہے اس سے پہلے یہ لوگ کہا کرتے تھے اپنے عقائد قادیان کی کوٹھڑیوں میں ظاہر کر سکتے ہیں۔ یا اب خود مانتا ہے کہ ہم وہ ہیں کہ اپنے عقائد عدالتوں میں خصوصاً اس موقعہ پر بھی وہی بیان کر دیتے ہیں جہاں ہمارے حقوق خطرے میں ہوں۔ خدا کے فضل سے ہم وہ ہیں جن کی راست بیانی عنید سے عنید دشمن بھی مانتے ہیں دیکھو ظفر علیخان ایڈیٹر ستارہ صبح ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی خلاف لکھتا ہے مگر یہ مانتا ہے کہ ہم اپنے عقائد نہیں چھپاتے اور نہ صرف قادیان میں بلکہ لنڈن میں بھی وہی بیان کرتے ہیں جو اپنے گھروں میں۔ ملاحظہ ہو ستارہ صبح

"ان (حضرت محمود) کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی ہے وہ بھی لگی لپٹی نہیں رکھتے اور لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے اپنے مرشد کی طرح وہ نہ صرف دارالامان قادیان کے مینارہ پر کھڑے ہو کر مرزا غلام احمد کو نبی برحق پکارنے کے لئے تیار ہیں۔ بلکہ خواجہ ایڈکو کی ہر مصلحت کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے خاص نلسن کے چوک میں کھڑے ہو کر تمام لنڈن کے سامنے مرزا صاحب کی نبوت کا وعظ کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور کر رہے ہیں" (منقول از اہلحدیث ۲۷ اپریل ۱۷ء)

اسی طرح ہمارا حریف ثناء اللہ (مولوی فاضل) شہادتوں کا ذکر کر کے جو ہمارے مولویوں نے عدالتوں میں دیں لکھتا ہے:-

"مولوی اسحٰق اور مولوی سرور شاہ کی راستگوئی کے ہم قائل ہیں جو کچھ انہوں نے بیان کیا وہ عین مرزا صاحب کی تعلیم کے مطابق کیا اور مرزائیت کی پوری تبلیغ اور اشاعت کی اور کوئی لگی لپٹی نہیں رکھی شاباش!"

اب پیغام کا نامراد ایڈیٹر اپنے ہونٹ کاٹے۔ قل موتوا بغیظکم۔

جناب مولوی محمد علی صاحب ایل ایل بی سے ایک اور مطالبہ

ایڈیٹر پیغام کی ہمہ دانی کا تو یہ عالم ہے کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتا۔ کہ اہل کتاب کی لڑکی سے ایک مسلم کا نکاح جائز ہے۔ اس تبحر علمی کی بنا پر جو کچھ اس نے لکھا پچھلے نوٹ میں اسکا حوالہ دیا جا چکا ہے۔ اب اس نے تازہ پیغام میں صحیح البخاری کی ایک حدیث کا انکار کیا ہے اور اس قصہ کو غلط اور بناوٹی قرار دیا ہے جو یوں ہے کہ حضرت موسیٰ نہانے لگے تو جھر کپڑے اٹھا کر بھاگا حضرت موسیٰ اسکے پیچھے گئے کپڑے پہننے کے لئے اور اسے مارا بھی حضرت خلیفہ ثانی نے اس حدیث کے متعلق بیان فرمایا تھا کہ حجر آدمی کا نام ہے نہ کہ پتھر ایڈیٹر پیغام لکھتا ہے یہ معارف عالیہ آجتک دنیائے اسلام میں کسی کو بھی نہیں سوجھے یہاں تک کہ مسیح موعود اور مولوی نورالدین صاحب بھی ان سے محروم ہی رہے۔

ایڈیٹر پیغام کو معلوم ہونا چاہئے کہ صحیح البخاری مسلمہ طور پر اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری ہے دفتر پیغام کی ڈیڑھ ریلی بوسیدہ کر کسی سے یہ حق نہیں دیتی۔ کہ اس کی زبان قانون ہو۔ اور اسکا بیس یا نو احادیث کی صحت کا معیار ہو۔ بلکہ بخاری کی حدیث کو اگر بناوٹی کہنا ہے تو اسکے راویوں پر جرح کر کے دکھائے اور اصول محدثین پر اس حدیث کو وضعی ٹھہرائے۔ دوم اگر حجر آدمی کا نام نہیں تھا اور حضرت خلیفۂ برحق کی تشریح غلط ہے تو مہربانی فرما کر آپ (جناب مولوی محمد علی صاحب) ہی تکلیف گوارا فرمادیں۔ اور اس حدیث کے معنے بیان کریں اور یہ جو کہا کہ حضرت مولٰنا نورالدین خلیفہ اول کو بھی یہ نکتہ نہ سوجھا۔ اسکے متعلق میں مولانا موصوف کے ان شاگردوں کی حلفیہ شہادتیں پیش کر سکتا ہوں جنہوں نے آپ سے سبقاً بخاری پڑھی ہے۔ کہ وہ اس حدیث کے متعلق یہی بیان فرمایا کرتے تھے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ حلفاً کہدیں کہ مولٰنا خلیفہ اول اسکے خلاف تشریح فرمایا کرتے تھے میرے کرم فرما جناب مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی ہی بیان فرمادیں کہ آیا خلیفۂ اول حجر اس حدیث میں آدمی کا نام بتایا کرتے تھے یا نہیں مئی کا تشحیذ چھپ چکا ہے بشرط ضرورت جون کے تشحیذ میں اسکے متعلق مزید لکھونگا۔

قبولیت دعا کے چھیاسی گر

قرآن و حدیث سے باسند صرف ۲ کے ٹکٹ ملنے پر دفتر تشحیذ سے منگوا لیجئے

مینجر

معاندین داتہ کے دو سوالوں کا جواب

سوال اوّل

میانصاحب نے قبولیت دعا کے صفحہ ۴ پر غلط لکھا ہے۔ کہ ایک خاص انسان کی دعا جسکی صفت انہوں نے اسی رسالہ کے صفحہ ۳ پر کی ہے ضرور قبول ہو جاتی ہے کیونکہ جو دعا مانگی جاتی ہے وہ دراصل خدا ہی نے منگوائی ہوتی ہے لہذا یہ لکھنا انکا (میانصاحب) کا خلاف قرآن شریف اور اقوال عارفین ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خاص الخاص انسان تھا اپنے باپ کے لئے واغفر لابی دعا مانگی قبول نہ ہوئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کے مغفرت کے لئے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبدالکریم صاحب و مبارک احمد وغیرہ کے لئے دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ بقول میانصاحب مانگنے والا بھی اللہ تعالےٰ ہی تھا اور قبول کرنے والا بھی اللہ ہی تھا۔ اسی لئے عارف باللہ جناب شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتوح الغیب صفحہ ۲۵۲ مقالہ رابعہ واربعون میں فرماتے ہیں۔ انما لم یستجب للعارف کل ما یسال ربہ عزوجل۔ ولم یوف لہ بکل وعد لئلا یغلب علیہ الرجا۔

سوال نمبر ۲

جناب نے اپنے رسالہ (مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے) کے صفحہ ۱۳ خاتم النبیین بمعنے آخری نبی کے لکھا ہے۔ اور ایسا ہی تشحیذ جلد ۹ نمبر ۹ کے صفحہ ۲۸ پر تذکرۃ الشہادتین کے حوالہ سے ختم نبوت بمعنے اتمام نبوت لکھا ہے۔ لیکن پھر جناب نے حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷ میں باب نبوت کے بکلی مسدود ہونے کو لعنتی عقیدہ قرار دیا ہے۔ اور ایسا ہی مولوی سرور شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے اتباع خاتم النبیین کو بمعنے آخری نبی کے ہرگز نہیں لیتے دیکھو قول المحمود صفحہ ۲۵

الجواب

سوال اول کے جواب میں عرض ہے۔ کہ آپ قبولیت دعا کا صفحہ ۳ و ۴ تمام پڑھیں اعتراض کا جواب اسی میں ہے جس دعا کے قبول ہونے کے بارے میں فرمایا اسکے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ دعا اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکی زبان پر خود جاری کر دیتا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کیطرف سے الہام یا کشف یا وحی یا رؤیا کے ذریعہ سے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ یہ دعا مانگو۔ پس آپ دوسرے انبیاء یا حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا بتائیں۔ جو بذریعہ الہام یا کشف یا وحی آپ کی زبان پر جاری کی گئی۔ اور پھر پوری نہ ہوئی ہو جب یہ دعوی ساتھ نہ ہو۔ تو پھر وہ ان دعاؤں میں سے بھی نہیں کہ جس کی بابت لکھا گیا کہ ہر ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

پھر للاکثر حکم الکل (اکثر کے لئے کل کا حکم ہے) کے مطابق کہا گیا ہے کہ کل دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ دیکھو حضرت اقدس کا الہام ہے۔ اجیب کل دعائک الا فی شرکائک یعنی شرکاء کے بارے میں جو دعا ہو اسکے سوا تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا۔ مگر خود معترض بھی مانتا ہے کہ عبدالکریم اور مبارک احمد کے بارے میں دعا قبول نہ ہوئی اور بقول مولوی محمد علی بیٹے کے بارے میں جو دعا تھی وہ قبول نہ ہوئی۔ تو بتاؤ یہ الہام رحمانی ہے یا نعوذ باللہ من شیطانی

سوم۔ حضرت ابراہیم نے جو دعا کی تو جیسا کہ قبولیت دعا میں لکھا گیا ہے کہ روک دیا جاتا ہے یا بتا دیا جاتا ہے کہ قبول نہ ہوگی۔ آپکو بتایا گیا کہ یہ دعا منع ہے۔ نبی کریم کو بھی اس معیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں بتایا گیا کہ مغفرت نہیں ہوگی اسلئے آپ نے آئندہ مزید دعا چھوڑ دی۔

حضرت مولوی عبدالکریم رضؓ اور سیدی صاحبزادہ مبارک احمد کے بارے میں ثابت کرو کہ دعا یہ تھی کہ موت نہ آئے۔ باقی مرض سے صحت تو دونوں کو ہو گئی تھی۔ اور وفات دوسرے مرض سے ہوئی۔ حضرت مولوی صاحب کا رنگل اچھا ہو گیا۔ اسی طرح صاحبزادہ صاحب کا بخار ٹوٹ گیا۔ خود الہام نے بھی خبر دی کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا پس دعا مقبول ہوئی۔

نیز دوران دعا ہی میں وحی نازل ہوئی کہ سینتالیس کی عمر انا للہ وانا الیہ راجعون وغیر ذالک میں سو بتایا گیا کہ موت یقینی ہے اور صاحبزادہ مبارک کی خبر تو اللہ نے پیدائش کے وقت سے ہی دے رکھی تھی پس

یہ اعتراض فضول ہے

دوسرا سوال معترض کا یہ ہے کہ رسالہ اپریل[1] صفحہ ۱۳۰ میں خاتم النبیین یعنے آخری نبی کے لکھا ہے اور تشحیذ جلد ۹ نمبر ۹ کے صفحہ ۲۸ پر ختم نبوت کے معنے اتمام نبوت لکھا ہے۔ حالانکہ حقیقۃ النبوۃ میں نبوت کے کلی مسدود ہونے کو لعنتی عقیدہ فرمایا۔ میں نے ان حوالوں کو کھولکر دیکھا صرف آپکی خاطر درنہ مجھے پہلے ہی سے یقین تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے جو پیش کیا گیا۔ آپ صفحہ ۱۳۰ تشحیذ جلد ۶ کا دیکھیں وہاں ہرگز آخری نبی نہیں لکھا اور نہ یہ لکھا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ فقرہ لکھکر کہ آپ ہر قسم کی نبوتوں کے خاتم ہیں۔ اس کے معنے واضح کئے۔ تا کوئی نافہم یا شریر الٹے معنے نہ بنالے جو آپ کے دل میں نہیں اسلئے فرمایا۔

اللہ تعالے اپنے انبیاء ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے۔ اور نہ معلوم اور کتنے انبیاء آگے بھیجیگا × × × اسی طرح ایسی نبوت جس کے ماتحت اور نبوت کوئی نہ ہو × × پس ہم اسی اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود کو بموجب احادیث صحیحہ نبی اور مامور مانتے ہیں (صفحہ ۱۳۱)

کیا یہ عبارت پڑھکر کوئی شخص جسکے دل میں ذرا بھی ایمان ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ لکھنے والا اس بات کا قائل ہے کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا وہ تو صاف مانتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہی اسی میں ہے کہ اور نبی آپ کے ماتحت آئیں اور نیز یہ کہ مسیح موعود بموجب احادیث صحیحہ نبی ہے پھر کیا احمق یا شریر ہے وہ شخص جو حضرت میاں صاحب کے بارے میں یہ کہے کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ کو ان معنوں میں خاتم سمجھتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ حالانکہ اسی جگہ لکھا ہے کہ آپ کے ماتحت ہزاروں نبی آئینگے اور یہ کہ مسیح موعود نبی ہے اسی طرح جلد ۹ نمبر ۹ کا صفحہ ۲۸ دیکھو۔ وہاں بحوالہ تذکرۃ الشہادتین یہ عبارت لکھی ہے۔

"حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعائت ختم نبوت بھیجا جائے۔ اور ان کا نام نبی نہ رکھا جائے اور یہ مرتبہ ان کو نہ دیا جائے۔ تا کہ ختم نبوت پر یہ نشان ہو۔ پھر آخری خلیفہ یعنے مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔ تا خلافت ۔۔۔ کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو"

اب کسقدر بے ایمانی ہے اس عبارت کے یہ معنے کرنا کہ خاتم النبیین یعنے اتمام نبوت لکھا ہے۔ حالانکہ یہی تو وہ حوالہ ہے جس سے غیر مبایعین کی روح قبض ہوتی ہے۔ دیکھو اسمیں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود ہی صرف امت محمدیہ میں نبی گزرا ہے۔ دوسروں پر اس لفظ کا اطلاق جائز نہیں اگر ختم کے معنے اتمام نبوت کے ہوتے تو پھر یہ کیوں فرمایا کہ مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جائے۔

اور ختم نبوت کو مشتبہ ہونے کی تشریح حقیقۃ النبوۃ میں پڑھئے یہ مراد نہیں کہ اگر پہلے خلفاء نبی ہوتے تو نبوت کا خاتمہ نہ سمجھا جاتا بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں اب نبی وہی ہو سکتا ہے جو جامع جمیع کمالات محمدیہ ہو۔ اگر ہر مجدد یا ولی نبی ہو جاتا۔ جس پر ظل نبوت تمام تر نہیں پڑا تو ختم نبوت کا امر مشتبہ ہو جاتا۔ کیونکہ لوگ سمجھتے کہ سیدنا محمد رسول اللہ بھی ایسے ہی تھے۔

اور یہ جو مولوی سرور شاہ صاحب نے لکھا کہ خاتم النبیین بمعنے آخری نبی نہیں لیتے۔ یہ بالکل صحیح ہے کیونکہ ہم تو خاتم النبیین کے بعد ایسے نبیوں کے آنے کے قائل ہیں جو شریعت نہ لائیں براہ راست نہ ہوں امت محمدیہ میں سے ہوں البتہ آنحضرت صلعم کو اگر آخری نبی کہا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپکے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا جیسے کہ نبی کریم کی مسجد کو آخر المساجد کہنے کے یہ معنی نہیں کہ اب کوئی مسجد ہی نہیں ہوگی ہاں یہ ضرور ہے کہ اب کوئی مسجد مسجد نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ نبی کریم کے احکام کے ماتحت نہ ہو۔ اسی طرح کوئی نبی نبی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ نبی کریم کے احکام کے ماتحت نہ ہو + (اکمل)

[1] اس حدیث پر بھی نظر کرلو۔ ثلثۃ لاترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم۔ حالانکہ کئی دعائیں ان لوگوں کی قبول نہیں ہوتیں ایسے ہی حدیث یستجاب لعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم۔ حالانکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوتشی اور نبی میں مابہ الامتیاز

"ایک دوست نے سوال کیا کہ جوتشی کی پیشگوئیاں بھی پوری ہوتی ہیں حضرت خلیفۃ ثانی نے اس کے جواب میں لکھوایا"

(۱) انبیاء اور جوتشی کی پیشگوئیوں میں فرق ہوتا ہے (۲) جوتشی کی اکثر باتیں اکثر غلط نکلتی ہیں۔ شاذ کوئی صحیح ہو۔

(۳) نبیوں کی پیشگوئیوں میں اقتدار ہوتا ہے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کسی قادر کا کلام ہے۔

(۴) انبیاء بشیر و نذیر ہوتے ہیں وہ پیشگوئی کرتے وقت فرماتے ہیں جو مان لیگا وہ بچ جائیگا اور اپنی کامیابی اور دشمنوں کی ذلت کی خبر دیتے ہیں مگر جوتشی اگر کچھ کہیگا تو اسے مطلق خبر نہیں کہ آیا وہ خود ہی اسکا شکار ہوگا یا بچیگا۔

غرض جوتشی کثرت امور غیبیہ سے محروم۔ اقتداری رنگ سے ناواقف۔ بشارت و نذارت سے معرا

دوسوالوں کے جواب

"ایک دوست نے حضرت خلیفۃ ثانی سے دریافت کیا۔ کہ اما یاتینکم رسل منکم اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا میں عموم پایا جاتا ہے: تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ نبی کا نام پانے کے لئے اس امت میں سے میں ہی فرد مخصوص ہوا۔ دونوں میں توفیق کی وجہ کیا ہے؟ دوم حدیث بخاری لیس بینی وبینہ نبی۔ کے معنے تمام شراح حدیث یہی کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں میرے اور عیسےٰ بن مریم (اسرائیلی) کے مابین کوئی نبی نہیں۔ لیکن حقیقۃ النبوۃ میں لکھا ہے کہ بینہ سے مراد مسیح موعود ہے یعنی آنحضرت اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ حضور نے اسکا جواب لکھوایا"

(۲) میرا اپنا یہی عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی شرط نہیں البتہ ابتک صرف ایک ہی نبی ہوا ہے۔ اگر حدیث لیس بینی وبینہ میں شراح کے قول پر جائیں تو پھر شراح کا تو وفات مسیح جیسے مسئلہ میں بھی ہمارے خلاف ہی قول ہے لہذا وہ تو قابل اعتبار نہیں۔ دوسرے وہی لوگ لکھتے ہیں کہ مسیح ناصری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان[1] انبیاء آئے ہیں پس معلوم ہوا کہ اس حدیث کا اطلاق دوسری طرف ہوتا ہے۔ پھر الفاظ حدیث بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ آنے والے مسیح (یعنے مسیح موعود) کے متعلق ہے اسلئے

اول۔ اس حدیث میں

دوم۔ جو حلیہ آپ میں بنایا گیا ہے وہ پہلے مسیح کا ہے اسکے علاوہ اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا کسی شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی بھی کیا ہے یا نہیں اگر یہ کہا جاوے کہ شاید کوئی نبی آیا ہو تو پھر

اول۔ محض خیال کی بنا پر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

دوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد محض وہی شخص خلعت نبوت پہن سکتا ہے جو حضور کا ظل کامل ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل کامل آنحضرت کی طرح کل دنیا کے لئے ہی مبعوث ہوگا۔

اب جب ہم دیکھتے ہیں تو ان تیرہ صدیوں میں کوئی بھی ایسا شخص دکھائی نہیں دیتا۔ جس نے کل جہان کو دعوت دی ہو۔ یہ زمانہ تاریخی زمانہ ہے اس زمانہ کی نسبت یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کسی نے دعوت کی ہو۔ اور پھر وہ غائب بھی رہا ہو۔

لہذا لیس بینی وبینہ نبی کو جب واقعات کی روشنی میں بھی دیکھا جائے تو مطلقاً شک کو گنجائش نہیں رہتی آئندہ کا علم خدا تعالےٰ کو ہے ۔ خادم عبدالرحیم بحکم حضرت خلیفۃ ثانی

تبلیغ سلسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موضع محمود پور میں ہماری قوم کے دس پندرہ گاؤں ہیں مرد اور عورتیں تقریباً ایک ہزار کے قریب ایک شخص غیر احمدی کی عورت مرگئی تھی۔ اس کی روٹی پر جمع ہوئے۔ چوہدری نور محمد اور عاجز نے سوچا کہ یہ بہت عمدہ موقعہ ہے وہاں پہنچکر ان کو تبلیغ کی جاوے۔ چنانچہ چوہدری نور محمد شام کو موضع محمود پور پہنچے اور رات کو نماز میں دعائیں کیں۔ اور صبح نماز سے فارغ ہوکر تلاوت قرآن شریف کی قرآن شریف کہولتے ہی خدا کے فضل سے ایسا رکوع نکلا جو حسب حال پر معارف تھا۔ جب چوہدری نور محمد نے معارف و نکات بیان کئے تو مخالف پکار اٹھے کہ احمدی جماعت قرآن شریف کے بہت عمدہ معارف بیان کرتی ہے پھر چوہدری نور محمد نے قرآن شریف سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات پیش کی اور حضرت صاحب کے دعاوی کو قرآن شریف سے پیش کیا۔ پھر مخالفوں نے حافظ عمر الدین بلاچور والے کو بلایا۔ تاکہ ان کے ساتھ بحث کرے جب حافظ عمر الدین آیا تو پھر چوہدری نور محمد نے قرآن شریف سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات، کی بابت قرآن شریف سے آیتیں پیش کیں جس کا حافظ عمر الدین کوئی جواب نہیں دے سکا اور اس نے تقریباً ایک ہزار مرد اور عورت کے مجمع میں قبول کیا کہ بیشک قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور مرزا صاحب کا دعوے سچا ہے۔ اس جگہ صوفی شیعہ فقرا بھی موجود تھے۔ اور ان کی بھی قرآن شریف سے تردید کی گئی اسجگہ اللہ تعالےٰ نے ایسی کامیابی دی۔ کہ مخالفوں کو سوائے بھاگنے کے اور کوئی راہ نہیں سوجھی۔

خاکسار عبدالغفار از سجودال تحصیل گرداسپور

[1] عینی شرح صحیح البخاری جلد ۔ لیس بینی وبینہ نبی وبہ استدل قوم علی انہ لعریات نبی بعد عیسےٰ ؑ لا وبہ استدل قوم علی انہ لعریات نبی بعد عیسےٰ ؑ لا نبینا صلعم ولیس الاستدلال بہ قویا لانہ قد جاء بین عیسےٰ وبین نبینا صلعم جرجیس وخالد بن سنان دکانا نبیین یعنے آنحضرت اور عیسےٰ علیہ السلام کے مابین خالد اور جرجیس دو نبی آئے پس ثابت ہوا کہ بینہ میں وہ کا مرجع عیسےٰ بن مریم نہیں بلکہ وہ عیسےٰ ہی ہیں کے اور آنحضرت کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ مسیح موعود ہی (اکمل)

فاروق کے خریدار بڑھانے کی طرف احباب کی توجہ درکار ہے مینجر